بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل
روزنامہ
قادیان
یوم یکشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۳ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۲۷ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ | ۱۳ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ ½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔ اور بعد نماز مغرب عشاء تک مجلس میں بھی رونق افروز ہو کر معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پاؤں کے درد میں کمی ہے۔ لیکن ابھی نیند پوری طرح نہیں آتی۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت بدستور ناساز ہے اور کمزور ہے احباب خاص طور پر دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ النور کو آج نسبتاً آرام ہے پوری صحت کے لئے دعا کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۷ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مصلح موعود کے انکشاف کے رؤیا پر غیر مبایعین کے ایک اعتراض کا جواب

فرمودہ ۱۶ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ :- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا۔ موجودہ انکشاف (مصلح موعود) کے متعلق میں نے جو رؤیا دیکھا تھا۔ اس میں یہ بھی ذکر آتا تھا کہ میں نے دشمن سے بھاگنا شروع کیا اور میلوں میل بھاگتا چلا گیا۔ غیر مبایعین نے اس حصہ پر بڑی ہنسی اڑائی تھی۔ کہ دیکھو دشمن کو دیکھ کر وہ بھاگ نکلے۔ (چنانچہ "پیغام صلح" ۹ فروری ۱۹۴۴ء میں شیخ عبد الرحمن صاحب مصری نے لکھا۔ "جناب میاں صاحب نے خواب میں اپنی حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ پریشانی کا ہی ہے۔ انہیں امن کہیں نہیں ..... دشمن سے خوف زدہ ہو کر بھاگتے نظر آتے ہیں۔ اور اس قدر بے خود ہو کر بھاگتے ہیں۔ کہ ان کو اپنے ساتھیوں کی بھی ہوش نہیں رہتی۔ وہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور یہ اپنی سراسیمگی کی حالت میں بھاگتے ہی چلے جاتے ہیں")

آج مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک کشف میں اپنے بھاگنے کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔

"دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں۔ اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں۔ اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے گاڑیوں رتھوں وغیرہ کے ہے۔ اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں۔ اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں۔ اور بلند آواز سے چلاتے ہیں۔ کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے۔ تو میں نے بلند آواز سے کہا۔ کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ اتنے میں میں بیدار ہو گیا۔ اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۲۹)

اس کشف میں بھی دشمن سے بھاگنے کا ذکر ہے۔ اگر میرے رؤیا پر اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ تو یہی اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف پر بھی ہو سکتا ہے۔

پھر ان لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ میرے رؤیا میں یہ ذکر ہے۔ کہ میرے متعلق دشمن کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ اسے ہمارے حوالے کر دو۔ مگر وہ قوم جو میری تبلیغ سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئی تھی۔ باوجود اس کے کہ ابھی ایک حصہ اس کا ایمان نہیں لایا تھا۔ اس نے بڑے زور سے اعلان کیا۔ کہ ہم ہرگز انکو تمہارے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ہم لڑ کر فنا ہو جائینگے۔ مگر تمہارے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کرینگے۔ بھاگنے والے کی شکست تب ہوتی ہے جب وہ اپنا کام کرنے سے پہلے پکڑا جائے۔ اور دشمن اسے بنیاد قائم کرنے سے پہلے گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اگر دشمن ناکام رہے۔ اور باوجود طاقت و قوت رکھنے کے وہ اسے اس کے کام کے اجراء سے پہلے پکڑ نہ سکے۔ بلکہ وہ اپنے ہم عقیدہ لوگوں کی ایک جماعت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ تو اس کا بھاگنا ایسا ہی ہوگا۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون سے بھاگے۔ یا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشفی حالت میں دیکھا۔ کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر بھاگ رہے ہیں۔ اور فرعون آپ کے تعاقب میں ہے۔

بائیبل میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کی ہجرت کا ذکر فاران یعنی "دو بھاگنے والے" (استثنا ۳۳/۲) کہہ کر کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں اسی لئے کہتے ہیں۔ اَلْفِرَارُ فِیْ وَقْتِہٖ ظَفَرٌ کہ بعض موقعوں پر فرار بھی ظفر ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میدان جنگ سے بھاگنا کسی مومن کے لئے جائز نہیں اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَۃٍ (الانفال ع ۲) سوائے اس صورت کے کہ جنگ کی کوئی چال چلنے کے لئے وہ ایسا کرے یا اپنی طاقت و قوت کو مجتمع کر کے دشمن پر دوبارہ حملہ کرنے کے لئے وقتی طور پر پیچھے ہٹ جائے۔ یہ صورت بھی بھاگنے کی جائز ہے۔ کیونکہ انسان اس لئے نہیں بھاگتا۔ کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں جان دینے سے ڈرتا ہے بلکہ اسلئے بھاگتا ہے۔ کہ وہ اپنی طاقت و قوت کو جمع کر کے دشمن کا پوری شدت سے مقابلہ کرے۔

حضرت رام چندر جی سچے نبی تھے

فرمایا۔ چند دن ہوئے ایک نوجوان نے کہا تھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ میں رام چندر جی کو نبی نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ان کی بیوی کو راون نکال کر لے گیا تھا اور اللہ تعالیٰ انبیاء کی بیویوں پر دشمنوں کو ایسا تصرف نہیں دیا کرتا۔ اس کا جواب تو میں نے اسی روز دے دیا تھا۔ بعد میں میں نے اس بارہ میں تحقیق کی تو مجھے نظر آیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں اس امر پر بڑا زور دیا ہے۔ کہ قرآن شریف ان تمام نبیوں کا ماننا جن کی قبولیت دنیا میں پھیل چکی ہے مسلمانوں کا فرض ٹھہراتا ہے۔ اور قرآن شریف کی رو سے ان نبیوں کی سچائی کے لئے یہ دلیل کافی ہے۔ کہ دنیا کے ایک بڑے حصہ نے ان کو قبول کیا۔

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر :- غلام نبی

اور ہر ایک قدم میں خدا کی مدد اور نصرت اُن کے شاملِ حال ہو گئی ۔ خدا کی شان اس سے بلند تر ہے کہ وہ کروڑہا انسانوں کو اُس شخص کا سچا تابع اور جاں نثار کرے جس کو وہ جانتا ہے کہ خدا پر افترا کرتا ہے اور دنیا کو دھوکا دیتا ہے اور دروغ گو ہے اور اگر کاذب کو ایسی ہی عزت دی جائے جیسا کہ صادق کو ۔ تو امان اٹھ جاتا ہے ۔ اور امرِ نبوت مشتبہ ہو جاتا ہے ۔ پس یہ اصول نہایت صحیح اور سچا ہے کہ جن نبیوں کو قبولیت دی جاتی ہے اور ہر ایک قدم میں حمایت اور نصرتِ الٰہی اُن کے شاملِ حال ہوا کرتی ہے ۔ وہ ہرگز جھوٹے ہوا نہیں کرتے ۔"

(مضمون صداقت اسلام مشمولہ چشمہ معرفت صفحہ ۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحفہ قیصریہ صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں :-

" خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ اُن پر گزر گیا ہے ۔ اُن میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کی رو سے جھوٹا نہیں اور نہ اُن نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے ۔" (بحوالہ تذکرہ صفحہ ۲۹۲)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اصل بیان فرمایا ہے ۔ کہ جن نبیوں کی عام طور پر کروڑہا لوگوں میں قبولیت پھیل جاتی ہے ۔ اور دلوں میں اُن کی نہایت درجہ محبت اور عظمت بیٹھ جاتی ہے ۔ اور نصرتِ الٰہی بارش کی طرح اُن پر برستی ہے ۔ وہ ہرگز جھوٹے نہیں ہوتے کیونکہ بدذات مفتری کو جو خدا پر افترا کرتا ہے ۔ اور کہتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے وحی ہوئی اور خدا نے مجھ سے کلام کیا حالانکہ نہ کوئی وحی اُس پر نازل ہوئی اور نہ خدا نے اُس سے کوئی کلام کیا اس قدر عزت ہرگز نہیں دی جاتی ۔"

(مضمون صداقت اسلام مشمولہ چشمہ معرفت صفحہ ۶ و پیغام صلح صفحہ ۱۱)

یہ وہ اصل ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ۔ اور جس کا استنباط آپ نے قرآن کریم سے کیا ۔ اس کے ماتحت جب ہم حضرت رام چندر کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے ۔ کہ حضرت رام چند کو ہندوؤں میں اتنی بڑی بزرگی اور عظمت حاصل ہے کہ جس طرح مسلمان اللہ اللہ کہتے ہیں ۔ اسی طرح ہندو رام رام کہتے ہیں ۔ یہ رام حضرت رام چندر کا ہی نام ہے جو اُن کی زبانوں پر جاری رہتا ہے ۔ اور اس کثرت سے جاری رہتا ہے ۔ کہ جس طرح مسلمان اللہ اللہ کہتے ہیں ہندو رام رام کہتے ہیں ۔ اگر اتنی بڑی مقبولیت کے بعد بھی جو ہزاروں سال سے چلی آرہی ہے ۔ اور جو کروڑوں لوگوں کے دلوں میں پائی جاتی ہے ۔ اُن کی نبوت سے انکار کر دیا جائے تو پھر تو امان ہی اٹھ جاتا ہے ۔ ہندوؤں کے بڑے ذکر یہ دو ہی ہیں ۔

رادھا شام

سیتا رام

چونکہ وہ حضرت کرشن اور حضرت رام چندر دونوں کو خدا کا اوتار سمجھتے ہیں ۔ اس لئے ذکر الٰہی کے طور پر وہ یہی کہتے رہتے ہیں ۔ رادھا شام ۔ سیتا رام ۔ رادھا شام سیتا رام ۔ پس اصول یہی ہے کہ جن لوگوں کو کروڑہا انسانوں نے سچا مان لیا ہے ۔ اور دنیا کے کسی حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزین ہو گئی ہے ۔ اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے ۔ تو یہی دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے ۔ بشرطیکہ اُن کا الہام کے ساتھ کھڑے ہونے کا دعویٰ ہو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں سائنس دان یا فلاں فلسفی چونکہ اتنا ترقی کر گیا تھا ۔ اس لئے اسے بھی نبی مانو ۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہونے کا دعویٰ کرنا ضروری ہے ۔

ایک دوست کے استفسار پر حضور نے فرمایا ۔ تبلیغ کا سب سے سہل رستہ یہی ہے کہ مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو داخل کیا جائے ۔

چندہ جلسہ سالانہ

خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ بخیر و عافیت گزر گیا ہے لیکن اخراجات کے بلوں کی ادائیگی کیلئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے لہذا جملہ عہدیداران جماعت کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی جماعت کا بقایا چندہ جلسہ سالانہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں تاکہ بلوں کی رقوم ادا کی جا سکیں ۔ (ناظر بیت المال)

دردِ دل

درد تو موجود ہے دل میں دوا ہو یا نہ ہو
خوبیٔ قسمت شریک بزمِ مہدیؑ کر چکی
ہم گنہگاروں کی خاطر ہے درِ توبہ ۔ تو ۔ باز
یہ ملاحم یہ مفاسد اس زمانے میں ہیں سچ
دیکھ کر سب صورتِ حالات مبتلا محتسب
دنیاداروں کا ہے مسلک اور ۔ دینداروں کا اور
چلتے ہیں خونابۂ دل سے وضو سازے ہوئے
ذکرِ پاک حضرتِ ختم الرسل پر بھی فساد
یوسفِ گم گشتہ کی صد شکر آئی ہے خبر
مصلحِ موعود کی لایا بشارت ہے یہ سال

تم مسیحا ہو مرے مجھ کو شفا ہو یا نہ ہو
مرضیٔ مولیٰ ہے اس کا کچھ صلہ ہو یا نہ ہو
اس جہاں میں اور کوئی در کھلا ہو یا نہ ہو
خالقِ اکبر سے کوئی رہنما ہو یا نہ ہو؟
اس خرامِ ناز سے محشر بپا ہو یا نہ ہو؟
اب کہو ۔ اک عبدِ حق ان سے جدا ہو یا نہ ہو
دیکھیے اب بھی نمازِ شوق ادا ہو یا نہ ہو
غیرتِ ربی کو یہ بھڑکا رہا ہو یا نہ ہو
شاد اس پر کیا دلِ ہر مبتلا ہو یا نہ ہو
جلسۂ سالانہ بھی رونق فزا ہو یا نہ ہو؟

ایک اُن کے چاکروں میں خاکسار اکملؔ بھی ہے
یاد فرمایا اسے وقتِ دعا ہو یا نہ ہو

اکمل عفی عنہ

زعما صاحبان انصار اللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

بہت سی مجالس انصار اللہ کی طرف سے ان کی کارگزاری کی باقاعدہ رپورٹیں موصول نہیں ہوتیں اور مرکز کو کچھ علم نہیں ہے کہ انصار اللہ وہاں پر حسب ہدایات مرکزیہ انصار اللہ تنظیم کے ماتحت کچھ کام کر رہے ہیں ۔ یا نہیں ۔

گزشتہ جلسہ سالانہ پر کارگزاری کی رپورٹوں کے فارم طبع کرائے گئے ہیں ۔ جو عہدہ دار مجالس انصار اللہ رپورٹوں کے فارم اور ہدایات اور قواعد و ضوابط کی مطبوعہ کاپیاں نہ لے گئے ہوں ۔ وہ جلد منگوا لیں ۔ اور کارگزاری کی ماہوار یا پندرہ روزہ رپورٹیں حسب قواعد مطبوعہ دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں بالالتزام بھجوایا کریں ۔ تا ان کی کارگزاری کا خلاصہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہوتا رہے +

خاکسار شیر علی عفی عنہ صدر مرکزیہ انصار اللہ قادیان ۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) پیر نذیر احمد صاحب آف گولیکی ضلع گجرات محاذ جنگ پر ہیں ۔ (۲) ملک عبدالحمید صاحب پسر بابو عبدالرحمٰن صاحب کندیاں فوجی کمیشن کے امیدوار ہیں (۳) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاد قادیان سخت بیمار ہیں ۔ احباب سب کے لئے دعا کریں ۔

دوڑ میں کامیابی ہمارے ایک احمدی نوجوان شیخ نثار احمد صاحب نے جنوبی ہند میں ایک بہت بڑے دوڑ دوڑ کے مقابلہ میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے ۔ ایک ہی روز بہت سی دوڑوں میں حصہ لینے کے باوجود Cham pian Ship حاصل کیا ہے ۔

خاکسار ۔ ایم ۔ اے خان ۔

کوئٹہ جانیوالے احمدیوں کے لئے اعلان کوئٹہ میں تشریف لانیوالے نووارد احمدیوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر انہیں ٹھہرنے کی جگہ نہ ملے ۔ تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لائیں ۔ بموجب طریق شریعت تین دن کھانے اور رہائش کا انتظام مکمل طور پر مفت کیا جائیگا ۔ اس دوران میں وہ اپنا انتظام بھی کر سکتے ہیں ۔ بفضل خدا انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی ۔ مرزا محمد صادق اینڈ کمپنی توغی روڈ کوئٹہ متصل پولیس چوکی اسلام آباد ۔

(خاکسار سیکرٹری ضیافت کوئٹہ بلوچستان)

خطاب عزیز میجر عبدالحق ملک کو خدا تعالیٰ کے فضل سے سال نو کی تقریب پر گورنمنٹ کی طرف سے M.B.E کا خطاب ملا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ خطاب ان کے لئے بابرکت بنائے ۔ [illegible]

آجکل کا تصوّف بھی احمدیت کے راستہ میں حائل ہے

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

جس طرح اس زمانہ میں مولویوں نے احمدیت کا راستہ روک رکھا ہے۔ اور خلاف اسلام عقائد و اعمال کو شاہراہ میں کھڑا کر کے لوگوں کو سیدھی راہ پر چلنے نہیں دیتے۔ اسی طرح فیج اعوج کا تصوف بھی ہمارے راستہ میں حائل ہے۔ جو لوگ علم ظاہری کی عزت کرتے ہیں۔ انکو علماء ظواہر نے گمراہ کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ صوفی منش اور پیری مریدی کے سلسلوں کے دلدادہ ہیں۔ انکو آجکل کے صوفیا اور مشائخ نے حقیقی اسلام کے جادہ سے منحرف کر رکھا ہے۔ ان دونوں فریقوں کو یہ معلوم نہیں کہ صراط مستقیم کیا چیز ہے۔ اور انہوں نے کیا کیا بدعات اسلام میں داخل کر کے اسے کیسی مکروہ شکل دے دی ہے۔ تصوف کے دلدادہ لوگ جب احمدیوں کو اپنے پیروں کے طریقہ پر گامزن نہیں دیکھتے۔ تو فوراً ان کی طرف سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ قصور ان کا اپنا ہے۔ ابتدائے اسلام کے صوفی یا مستند بزرگ اولیاء اللہ اکثر ان باتوں سے بری تھے۔ اور اگر کوئی کمزوری بوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بُعد کے ان میں پیدا بھی ہو گئی تھی۔ تو وہ اس شدومد کی نہ تھی۔ کہ کوئی اصولی خرابی پیدا کر سکے۔

اسلام تو ایک عقلی عملی اور سادہ مذہب ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ابتدائی مسلمان ٹھیٹھ اور سادہ صاف مسلمان تھے۔ مگر کچھ مدت بعد لوگوں نے اس حالت پر تسلی نہ پاکر اور یونانی ہندی۔ یہودی۔ عیسائی اور مجوسی جوگیوں اور راہبوں کے اعمال اور فلسفے سے متاثر ہو کر بدعات کا دروازہ کھولا۔ اور خلطوا عملاً صالحاً و اخر سیئۃ کا مصداق ہو گئے۔ پھرتے ہوتے اب یہ نوبت پہونچی۔ کہ کچھ برائے نام اسلام تو ان کے ہاتھ میں رہ گیا ہے۔ مگر باقی ان کے سب طریقے انہی منسوخ شدہ مذاہب کے انکے اعمال و عقائد میں راسخ ہو چکے ہیں۔ چنانچہ آجکل کے تصوف میں حسب ذیل نقائص پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی تجدید اور اصلاح کا ویسا ہی محتاج ہے جیسے اور اسلامی فرقے

(۱) سب سے بڑا فتنہ شرک کا ہے۔ جیسے قبروں کو اور پیروں کو سجدہ کرنا اور تصور شیخ اور مردوں سے استعانت مانگنا ہے۔

(۲) دوسرا فتنہ اپنے دین اور مذہب کی بنیاد قرآن مجید پر نہ رکھنا ہے۔ بلکہ اس سے ایک گونہ بے تعلق رہنا اور اس وجہ سے اباحت کا دروازہ اسلام میں کھول دینا (۳) خلاف سنت اذکار اور دل پر ضربات وغیرہ لگانا۔ یہودیوں۔ جوگیوں اور مجوسیوں کے غیر مسنون اوراد اختیار کرنا اور ہندوؤں کو اپنا پیر بنانا۔ اصل ایمان اور ذکر جو عقل و فہم کے استعمال یا تفکر سے پیدا ہوتا ہے اس کی کمی ہے۔ دلوں پر ضربیں لگانا تو نہ صرف اہل محلہ کو تکلیف دیتا ہے۔ بلکہ باعث امراض قلب بھی ہے۔ اور اسلام میں اس کی قطعاً کوئی اصل نہیں۔

(۴) تزکیہ نفس کی جگہ مسمریزم اور توجہ اور حلقہ بندی کو روحانیت سمجھنا۔ حالانکہ مسمریزم کا کوئی تعلق اسلام سے نہیں ہے۔ ہندو عیسائی۔ یہودی مسلمان مجوسی۔ چمار۔ حلال خور جو بھی اسکی مشق کریگا۔ وہ کچھ نہ کچھ کرشمے دکھا سکتا ہے۔ نہ یہ خدا سے ملنے کا ذریعہ ہے۔ بلکہ محض ایک پیشہ ہے۔

(۵) سماع یعنی گانے بجانے بلکہ ناچنے میں انہماک تمام غیر مذاہب والے اپنی عبادت کے وقت گاتے بجاتے ہیں۔ صرف ایک اسلام اس سے پاک تھا۔ مگر ان صوفیوں کی بدولت یہ نحوست یہاں بھی آن کودی

(۶) خدا سے دعائیں نہ کرنا بلکہ مسمریزم یا توجہ یا نفس کی طاقتوں پر اعتماد رکھنا

(۷) ناپاک عشق مجازی کو عشق حقیقی کے لئے لازم سمجھنا یعنی خدا سے محبت کرنے کے لئے ضروری مرحلہ یہ سمجھنا کہ کسی لونڈے یا عورت سے عشق کیا جائے۔

(۸) جو احادیث ضعیف یا وضعی ہیں۔ اور جو قصے مصنوعی ہیں۔ وہ اہل تصوف کی کتابوں میں پیش پیش ہیں۔

(۹) ہندو۔ یہودی۔ مجوسی اور اباحتی فلسفیوں وغیرہ کے مذاہب کو اسلام کے ساتھ ملا کر ایک مرتب مرکب اور معجون بنا۔ صلح کل طریقہ کا مذہب بنانا جو اپنی پوری صورت میں ہرگز اسلام نہیں معلوم ہوتا۔ حالانکہ ہمارا مذہب تو ان الدین عند اللہ الاسلام کے مطابق سب دینوں اور طریقوں کا ناسخ ہے۔

(۱۰) بزرگوں کی فرضی کرامات کو بغیر تنقید کے اور بغیر ملحقات الٰہیہ قرآنیہ پر پیش کرنے کے مان لینا۔ یہ بڑی بھاری وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات ان لوگوں کی نظروں میں بالکل معمولی ہیں۔ اور ایک طومار فرضی اور جھوٹی عجوبہ کرامات کا اپنے بزرگوں یا اولیاء اللہ کے سر پر انہوں نے ایسا منڈھ رکھا ہے۔ کہ سچا مومن واقعی اس جھوٹ کے مقابل حیران رہ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اکثر فرضی قصے ہوتے ہیں۔

(۱۱) اپنی نفسانی طاقت مسمریزم سے کام لے کر جو ہر دہریہ اور ہر اہل مذہب کر سکتا ہے (مثلاً سلب امراض پاس انفاس۔ موکل۔ ہمزاد۔ تعویذ گنڈا یا حاضرات وغیرہ) اسکو خدائی طاقت کا مظاہرہ اور قبولیت الٰہی کا معیار سمجھنا حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسمریزم ایک مشق ہے۔ جس کی سطح پر آکر سب اہل مذاہب برابر ہو جاتے ہیں۔ نہ اس میں صحیح عقیدہ کی ضرورت ہے۔ نہ تزکیہ نفس کی۔ جو مذہب کی جان ہیں۔ بعض صوفی تو جب کوئی شخص مرید ہونے آتا اسے دیکھتے ہی اسپر توجہ ڈالنے لگتے تھے۔ اگر بیہوش ہو گیا یا ٹھیر کٹ گیا تو اسے اپنے حلقۂ شاگردی میں لے لیتے تھے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو اس شخص کو تین دن رات کا واقعہ دیکر اور اسکی طاقتوں کو زائل کر کے پھر توجہ کرتے تھے۔ اگر وہ متاثر ہو جاتا تھا تو اجازت بیعت کی مل جاتی تھی۔ ورنہ کہتے تھے کہ بھائی جا تیرا اجرہ اور امانت ہمارے ہاں نہیں ہے۔ کسی اور سے فیض حاصل کر سو یہ ہے ان لوگوں کا اسلام

(۱۲) اسلام سے تمسخر۔ مثلاً جنت دوزخ کا مذاق اڑانا۔ شیطان ملعون کو بڑا موحد۔ اہل اللہ اور مقبول عاشق خدا سمجھنا۔

(۱۳) مسکرات اور نشوں کا استعمال (گانا بجانا بھی ایک نشہ ہی ہے)

(۱۴) کیمیاگری کو اولیاء اللہ کی ولایت کی علامت یقین کرنا اور ایسے بیہودہ وظائف اور عمل کرنا جن کی نسبت مشہور ہے کہ ان کی تاثیر سے جانماز کے نیچے سے روزانہ کچھ رقم نکل آتی ہے۔ اسی طرح دست غیب وغیرہ بھی ہے۔ گویا مذہب دنیا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

(۱۵) اختیاری مراقبہ مکاشفہ میں یہ لوگ جو دیکھتے ہیں وہ بھی سیلف ہپناٹزم Self Hypnotism کا نتیجہ ہے۔ خدا کیطرف کے جو رویا و کاشفات دکھائے جاتے ہیں۔ وہ خود منشائے الٰہی سے نازل ہوتے ہیں نہ کہ ایسے ارادی اور اختیاری ہوتے ہیں۔ کہ ع

جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

زیادہ سے زیادہ یہ لوگ غیب الیالیۃ حاضر کی بعض باتیں دیکھ سکتے ہیں مگر غیب غائب یعنی پیشگوئی بالکل نہیں کر سکتے۔ اور جو اسے صوت سرمدی سنائی دیتی ہے۔ یا صبغۃ اللہ کی سیاہی دکھائی دیتی ہے یہ سب خیالی ڈھکوسلے ہیں۔

(۱۶) تسبیح بیعت سجادہ۔ مرقع دلق یہ سب غیر مسنون امور ہیں۔ حالانکہ ہمارا اصل اسوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور یہ سب چیزیں نقل ہیں غیر مذاہب والوں کی

(۱۷) ایک بہت بڑی ٹھوکر جو دہریت کی رگ اور اصل جڑ مسئلہ وحدت الوجود ہے۔ اور ان کی اکثر لن ترانیاں اور شیخیاں اسی مسئلہ پر ختم ہیں۔ انسان مخلوق ہے خدا سے ایک علیحدہ وجود ہے۔ اور ہمیشہ خدا سے ایک الگ حیثیت میں رہیگا۔ اور ہمیشہ ہی بندہ رہے گا دریا میں قطرہ کیطرح کبھی نہیں ملے گا۔ اگر ایسا ہو تو گویا انسان برباد ہو گیا۔ یہ خالص ویدانت کا مسئلہ اور ہندوؤں کے ایک فرقہ کا عقیدہ ہے۔ اور اسلام کے عقائد سے قطعاً منافی ہے۔

(۱۸) سچے الہام و وحی سے یہ لوگ کتراتے ہیں۔ بعض نیکوں کو ہوتا بھی ہے۔ تو وہ مشقی یعنی نفسانی اسی طرح اس میں اگر کوئی خبر غیب کی یا پیشگوئی ہوتی بھی تھی تو وہ بھی سچ جھوٹ ملا جلا۔ (رؤیا تیسی صادق ترکا ذب)

(۱۹) یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ "عملاً کسی کاہن یا ساحر اور ان پر وہی مشہور فقرہ صادق آتا ہے کہ جادو برحق لیکن کرنے والا کافر" یعنی اسے دین سمجھ کر کرنے والا

غرض اس قسم کی کمزوریاں صوفیا فیج اعوج و متاخرین میں داخل ہو گئیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم کو ان سب غلطیوں سے آگاہ کر دیا۔ اور عمل الترب کی حقیقت بھی ہم پر کھول دی۔ اور ہماری جماعت کو پھر اسی تزکیہ نفس اور توحید کے مقام پر قائم کر دیا جس سے یہ لوگ دور ہو چکے تھے۔

البتہ تصوف کے کچھ فوائد بھی ہیں۔ جو صوفیوں اور پیروں کو ان شغلوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ انکی نیت اچھی ہو۔ رسم اور تکبر و ریا نہ ہو۔

(۱) ضبط اپنے نفس پر اور اعضاء پر (۲) محو اللاوقات (۳) ذکر کی وجہ سے خدا کیطرف کچھ توجہ (۴) یہ لوگ اپنے پیشہ اور فن کی وجہ سے بہت ذہین ہو جاتے ہیں اور ملنے والوں کی حالت کو خوب پہچان لیتے ہیں (۵) Superiority Complex پیدا ہو جاتا ہے اور ایسے لوگ عوام پر DOMINATE کرتے ہیں۔ (۶) توجہ کی طاقت محفوظ رکھنے یا بڑھانے کی وجہ سے انکو اکثر عفت اختیار کرنی پڑتی ہے

مگر آجکل تو عموماً ایسی باتوں کو یہ لوگ دنیا کمانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور اگر نہ بھی کریں۔ تب بھی مسیح موعودؑ نبی وقت کے نہ ماننے اور اسکی نصرت نہ کرنے کی وجہ سے وہ خدا کے قرب سے ایسے ہی محروم ہیں۔ جیسے علماء ظواہر۔ حقیقت یہ ہے کہ جو راستہ شریعت اسلام نے بتایا ہے۔ اور جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ قائم تھے۔ اور اب حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت قائم ہے۔ وہی وصل الٰہی کا راستہ اور رضائے الٰہی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دین کی خدمت کرنے پر خدا تعالیٰ نے کس قدر انعامات کا مورد بنایا

حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے کہ "میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ جس نے دنیا چاہی ہو اور اُسے آخرت ملی ہو۔ اس کے برخلاف جو آخرت چاہتا ہے ۔ اُسے دنیا بھی ملتی ہے"۔ (تابعین) امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"خدا نے دنیا کی طرف وحی کی ہے کہ جو شخص میری خدمت کرتا ہے تُو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرتا ہے ۔ اُسے تھکا دے"۔

مذکورہ بالا حقیقت دنیا پر خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ ہر زمانہ میں ظاہر ہوتی رہی ۔ اس مادیت کے دور میں بھی جب نوع انسان اپنی تمام ہمت و کوشش سے مادی و دنیوی اسباب جمع کرنے میں لگی ہوئی تھی۔ خدا تعالےٰ نے پھر سے اس حقیقت کو ظاہر کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کو بھیجا۔ آپ کی حیات طیبہ کا ہر ہر واقعہ اس صداقت کو ظاہر کرتا ہے ۔ کہ جو شخص خدا کیلئے دنیا چھوڑتا ہے ۔ وہ نہ صرف اخروی انعامات حاصل کرتا ہے ۔ بلکہ دنیوی نعمتوں اور برکتوں سے بھی وافر حصہ پاتا ہے۔ اس مختصر مضمون میں آپ کی کتابِ حیات کا صرف ایک ورق پیش کیا جاتا ہے۔

سیرت المہدی حصہ اول صـ۳۶ـ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کی پاکیزہ زندگی کا حسب ذیل واقعہ مرقوم ہے۔

"بیان کیا مجھ (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے) سے جھنڈا سنگھ ساکن کاہلواں نے کہ میں بڑے مرزا صاحب (والد ماجد حضرت مسیح موعود) کے پاس بہت آیا جایا کرتا تھا ایک دفعہ مجھے بڑے مرزا صاحب نے کہا کہ جاؤ غلام احمد (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو بلا لاؤ۔ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے ۔ اس کا منشا ہو تو کسی اچھے عہدہ پر نوکر کرا دوں ۔ جھنڈا سنگھ کہتا تھا کہ میں مرزا صاحب کے پاس گیا تو دیکھا کہ چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا کر اس کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچایا۔ مرزا صاحب آئے اور جواب دیا۔ میں تو نوکر ہو گیا ہوں ۔ بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کہ اچھا کیا واقعی نوکر ہو گئے ہو۔ مرزا صاحب نے کہا ہاں ہو گیا ہوں۔ اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا اچھا اگر نوکر ہو گئے ہو تو خیر ہے۔۔۔۔

یہ نوکری کس کی تھی اور یہ کتابوں کا ڈھیر کس لئے تھا؟ اس کی حقیقت حضور علیہ السلام کے ابتدائی ایام کے ایک رویاء سے معلوم ہوتی ہے۔ جس کا کچھ حصہ درج کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:"اور اوائل ایام جوانی میں ایک رات میں نے رویاء میں دیکھا کہ میں ایک عالیشان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے۔ اور اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضور کہاں پر تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک کمرہ کا پتہ دیا۔ میں اس کے اندر چلا گیا اور جب میں حضور کی خدمت میں پہنچا تو حضور بہت خوش ہوئے۔۔۔۔ اس وقت آپ نے مجھے فرمایا کہ اے احمد تمہارے ہاتھ میں کیا چیز ہے۔ جب میں نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے۔ اور وہ مجھے اپنی ہی ایک تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور یہ میری ایک تصنیف ہے"۔ الخ

(تذکرہ صـ۱۱ـ۲ ترجمہ)

ظاہر ہے کہ یہ کتابوں کا ڈھیر سلطان القلم کے قلمی جہاد کی تیاری کے لئے تھا۔ اور نوکری خدائے ذوالجلال کی تھی جس نے اخترتک لنفسی کہہ کر آپکو اپنی ملازمت خاص کیلئے انتخاب فرما لیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مختلف جگہوں پر اچھی اچھی ملازمتیں ملتی تھیں۔ یہاں تک کہ ریاست کپورتھلہ میں اعلےٰ تعلیمی عہدہ بھی آپ کو پیش کیا گیا۔ لیکن آپ کو ان دنیوی مناصب سے سخت نفرت تھی۔ آپ کا ملک تو دنیوی سرحدوں سے بہت دور اور آپ کا تاج رضوان الٰہی کا تاج تھا۔ پھر آپ یہ عہدے کیسے قبول فرما سکتے تھے چنانچہ آپ نے یہ سب عہدے ٹھکرا کر اپنے خالق و مالک خدا کی ملازمت کو ترجیح دی۔

دنیا میں ایک ملازمت کو دوسری ملازمت پر کئی ایک نقطہ نگاہ سے مقدم کیا جاتا ہے۔ ہر شخص اپنے حالات۔ واقعات اور خواہشات کے مطابق ملازمت اختیار کرنا چاہتا ہے۔ ملازمت اختیار کرنے میں کبھی مالی فائدہ پیش نظر ہوتا ہے کبھی عزت و وقار اور کبھی طبعی میلانات سے موافقت۔ کوئی شخص صحت و تندرستی کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ اور کسی کو اپنی جان کی حفاظت زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ کئی اشخاص قوم و ملک کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوتے ہیں اور بعض مستقل ملازمت کیلئے کوشاں نظر آتے ہیں۔ کئی ایسے بھی ہیں جو ملازمت اختیار کرتے وقت اپنے اہل و عیال کی فلاح و بہبود کو اپنے آرام و آسائش پر ترجیح دیتے ہیں۔ غرض مختلف لوگ مخصوص حالات و فوائد کے پیش نظر کسی ملازمت کو قبول یا رد کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض خدا تعالےٰ کی خوشنودی اور رضا کی خاطر سب دنیا سے منہ موڑ کر اس قدوس ہستی کے سامنے اپنی خدمات پیش کیں اور آپ کو وہ سب فوائد اور انعامات حاصل ہوئے جو دنیوی ملازمتوں میں متصور ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر آپ کو وہ برکتیں اور نعمتیں بھی ملیں۔ جو دنیوی حکومتوں کے اختیار سے بالکل باہر ہیں۔ خدا تعالےٰ کے اس انعام و اکرام کا مختصر ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱)

دنیوی ملازمتوں میں بالعموم مالی فائدہ مقدم ہوتا ہے کیونکہ زر و مال ہی سے انسانی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ یہ مالی فائدہ تنخواہ کی زیادتی یا الاؤنس وغیرہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن بسا اوقات باوجود تنخواہ کم ہونے کے ایک ملازمت کو اس لئے ترجیح دی جاتی ہے۔ کہ اسکے ذریعہ آمدنی کے دوسرے ذریعے بھی نکل آتے ہیں مثلاً پرائیویٹ پریکٹس میں سہولت یا بیوی بچوں کے لئے ضمنی کام ملازمت کے ساتھ مل جاتا ہے۔ جس سے آمدنی کی مزید صورت نکل آتی ہے۔ بہرحال ملازمت کی ایک بڑی غرض جلب مال و زر ہے۔ تاکہ ضروریات زندگی بآسانی پوری ہو سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیوی ملازمتوں سے کنارہ کر کے ضروریات پورا کرنے کے اس دروازہ کو اپنے لئے بند کر لیا۔ لیکن کیا آپ کی ضرورتیں پوری نہ ہوئیں؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ جس مہربان آقا کی خاطر آپ نے دنیا کو چھوڑا اس نے ان دنیوی سامانوں سے بہت بڑھ کر آپ کی ضروریات کو پورا کرنے کے سامان مہیا کئے اور خود آپ کو بشارت دی کہ الیس اللّٰہ بکاف عبدہ یعنی اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی ہے۔ پھر فرمایا۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء (تذکرہ صـ۴۹ـ) یعنی ہم آسمانی وحی سے لوگوں کو تیری مدد کیلئے کھڑا کرینگے۔ پھر فرمایا یاتیک من کل فج عمیق یعنی خدا تعالےٰ تیری ضروریات پورا کرنے کے لئے گھر سے اور دور دراز رستوں سے تیرے لئے سامان مہیا کریگا۔ چنانچہ یہ سب وعدے پورے ہوئے آپ خود ہی خدا تعالےٰ کی ان نعمتوں کا ان الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں۔

"انسان چاہتا ہے کہ اسکو زر۔ زمین اور مال حاصل ہو۔ میرے رب نے اپنے کرم اور بخشش سے یہ سب کچھ مجھے عطا کیا"۔ اور دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے مجھے نوازا (ترجمہ لجۃ النور صـ۵۹ـ)

بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص باوجود اچھی تنخواہ پانے کے مفلس و کنگال ہو جاتا ہے۔ کبھی اس کا مال چوری چلا جاتا ہے کبھی کسی اور ذریعہ سے تلف ہو جاتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے ایسے نقصانوں سے بچانے کا بھی وعدہ کیا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ روز نقصان بر تو نیاید (تذکرہ صـ۸۱ـ۴) یعنی نقصان کا وقت تجھ پر نہیں آئیگا۔ علاوہ عام ضروریات پورا کرنے کے خدا تعالیٰ نے آپ کی خاص ضروریات کے وقت خاص مدد بھی فرمائی۔ مثال کے طور پر آپ کی شادی کیلئے الہاماً بشارت دی کہ "میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ تمہاری ایک اور شادی کروں۔ یہ سب سامان میں خود ہی کرونگا۔ اور تمہیں کسی بات کی تکلیف نہ ہوگی"۔ (تذکرہ صـ۳۶ـ) اس میں نہ صرف خدا تعالےٰ نے شادی کے ضروری اخراجات کا ذمہ لیا بلکہ رفیقہ حیات کے موزون انتخاب اور ازدواجی تعلقات اور حالات میں خوشگواری پیدا کرنے کیلئے بھی خود ہی انتظام فرما دیا۔

الغرض خدا تعالےٰ نے آپکی ہر ضرورت کو پورا کیا۔ اور اپنے زمینی اور آسمانی ذخیروں اور خزانوں کو آپ کی خدمت کیلئے لگا دیا یہاں تک کہ آپ کی روح پکار اٹھی کہ انی اریٰ کلما ھو عند اللہ کانما ھو عندی (لجۃ النور صـ۵۹ـ) یعنی جو ذخیرے اور خزانے اللہ تعالےٰ کے پاس ہیں گویا وہ میرے ہی قبضہ میں ہیں۔ کیونکہ اس نے خود ہی فرما دیا ہے۔

الارض والسماء معك كما هو معی (تذکرہ ص۷۰۷) یعنی تمام زمینی اور آسمانی طاقتیں اسی طرح تیرے ساتھ ہیں۔ جس طرح وہ میرے ساتھ ہیں۔ گویا جلیل الشان اور مہربان ہے آقا اور کیسا ہی خوش بخت اور بابرکت ہے اس کا خادم۔

(۲)

بعض لوگ عزت و وقار اور شان و شکوہ کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ ایسی ملازمت کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس میں ان کا رعب اور عزت و وقار قائم ہو۔ اگرچہ مالی منفعت کے لحاظ سے وہ کم درجہ کی ہو۔ چنانچہ اس لحاظ سے بھی گورنمنٹ کی ملازمت کو پرائیویٹ نوکری پر ترجیح دی جاتی ہے۔ نام و نمود کے آرزومند اگرچہ ظاہری عزت و وقار اور رعب قائم کر لیتے ہیں۔ لیکن دلوں میں بالعموم لوگ ان سے متنفر ہوتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دنیوی جاہ و جلال اور نام و نمود کو خدا تعالیٰ کی خاطر چھوڑا۔ لیکن اس شکور و مہربان ہستی نے نہ صرف آپ کو ظاہری عزت و وقار بخشا۔ بلکہ آپ کیلئے دلوں میں محبت اور احترام کا جذبہ موجزن کیا۔ جو دنیوی ملازمتوں میں شاید ہی میسر آسکے۔ خدا تعالیٰ آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ ساکرمك اكراماً عجباً (تذکرہ ص۵۰۶) میں تجھے عجیب قسم کی عزت و تکریم سے نوازونگا۔ پھر فرماتا ہے۔ سنعليك (ص۶۶۶) ہم تجھے علو مرتبت بخشینگے۔ پھر فرمایا۔ رفعنالك ذكرك یعنی ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام خدا تعالیٰ کے اس انعام کا ان الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں۔ "اسی طرح انسان آرزو کرتا ہے۔ کہ اسے دینی و دنیوی وجاہت حاصل ہو۔ اور اہل آسمان اور اہل زمین کے نزدیک اسکو عزت و بزرگی ملے۔ پس میرے خدا نے مجھے دونوں جہانوں کی عزت عطا کی۔" (لجۃ النور ص۶۶)

لبا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ باوجود معزز اور باوقار عہدہ پر فائز ہونے کے انسان اپنی عزت قائم نہیں رکھ سکتا۔ کبھی افسران بالا کی طرف سے موانع پیش آتے ہیں۔ اور کبھی ماتحت عملہ عزت کے قیام میں روک بنتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی عزت بخشی۔ جس کے قیام میں کوئی چیز روک نہیں بن سکتی۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ انی معزك لا مانع لما اعطی (تذکرہ ص۳۳۰) یعنی یقیناً میں تجھے عزت بخشنے والا ہوں۔ اور کون ہے جو میرے عطیہ میں روک بنے۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ آپ سے تعلق رکھنے والا ہر وجود یہاں تک کہ آپ کے کپڑے بھی آپ کی وجہ سے معزز و بابرکت ہونگے۔ خدا تعالیٰ آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ "میں تجھے عزت دونگا اور بڑھاؤں گا۔ اور تیرے آثار میں برکت رکھ دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" (تذکرہ ص۹۹۹) یہ ہے عزو وقار کی ایک ادنیٰ سی جھلک جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدائے ذوالجلال کی غلامی میں حاصل ہوا۔

(۳)

انسان اپنے طبعی میلانات کے اعتبار سے مختلف عادات۔ خواہشات اور جذبات رکھتا ہے۔ اور ان کے پورا ہونے سے وہ خوشی محسوس کرتا ہے بعض لوگ ان طبعی خواہشات کو پورا کرنا سب سے زیادہ ضروری خیال کرتے ہیں۔ کسی کو شکار کھیلنے کی دھن ہوتی ہے۔ کوئی سیر و تفریح کا دلدادہ ہوتا ہے۔ کسی کو پہاڑی مناظر سے لطف اندوز ہونے کا شوق ہوتا ہے۔ اور کوئی سمندری موجوں کا نظارہ کرنا چاہتا ہے۔ ایسے جذبات و خواہشات جب شدت اختیار کرتے ہیں۔ تو لوگ مالی منفعت کو نظر انداز کرتے ہوئے ایسی ملازمتیں اختیار کرتے ہیں۔ جو اگرچہ مالی لحاظ سے حقیر ہوں۔ لیکن ان کے طبعی رجحان کے مطابق ہوں۔ خدا تعالیٰ نے اس جہت سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر دلی خواہش اور تمنا کو پورا کیا۔ اور آپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "خدا تیرے سب کام درست کر دیگا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔" (تذکرہ ص۵۱۰) پھر فرمایا۔ الم نجعلك سهولة فی كل امر (ص۴۰۷) یعنی ہم نے تیری تمناؤں کو پورا کرنے کے لئے ہر معاملہ میں تیرے لئے سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام اپنی آرزوؤں اور خدا تعالیٰ کی عنایتوں کا ان الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں۔ "انسان چاہتا ہے۔ کہ اسے معارف کے موتی اور علوم منتخبہ حاصل ہوں...... سو خدا نے مجھے یہ سب اپنے فضل و احسان سے عطا کیا۔ اور کبھی انسان چاہتا ہے۔ کہ اسے محبت الٰہی فاشدہ عشق کی طرح عطا ہو۔ اور اسے محبوبوں اور مجذوبوں کے جام پلائے جائیں۔ اور یہ کہ اس پر کشوف الہامات اخبار غیب اور لدنیات کے دروازے کھولے جائیں۔ اور اسکی دعائیں بہت جلد قبول ہوں۔ اور اسکی خوارق اور کرامات ظاہر ہوں اور اس سے اس کا رب کلام کرے۔ اور اسے شرف مکالمہ و مخاطبہ بخشے سو الحمدللہ کہ خدا تعالیٰ نے یہ سب کچھ مجھے عطا کیا۔ اور مجھے ہر وہ نعمت بخشی۔ جس کا ذکر میں نے کتابوں میں پڑھا یا سنا۔ اور مجھے مقربین میں سے بنایا۔" (ترجمہ لجۃ النور ص۵۸) غرض خدا تعالیٰ نے آپ کی ہر دلی خواہش اور تمنا کو پورا کیا۔ اور ہر جہت سے آپ پر فضل و احسان کی بارشیں کیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (باقی)

(خاکسار برکات احمد راجیکی واقف زندگی)

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے۔ اگر کسی جماعت نے اپنے عہدہ داروں کی فہرست نظارت علیا میں بھیجدی ہو۔ اور اسکی منظوری کا اعلان اس وقت تک بذریعہ اخبار نہ ہوا ہو۔ تو وہ جماعت براہ مہربانی دوبارہ فہرست بھجوا دے۔ کیونکہ اب دفتر میں اور کوئی فہرست قابل منظوری باقی نہیں۔ اور شبہ ہے۔ کہ شاید بعض فہرستیں ایام جلسہ سالانہ میں گم ہوگئی ہیں۔ (خاکسار فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ)

۲۲۸۔ کامٹی سی۔ پی

پریذیڈنٹ۔ ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب۔
جنرل سیکرٹری۔ جمعدار محمد قاسم صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ۔ ہیڈ ماسٹر غلام سرور صاحب
محصل برائے کامٹی۔ باربر غلام محمد صاحب
" " ناگپور۔ بابو ناصر احمد صاحب

۲۲۹۔ فیض اللہ چک۔ گورداسپور

جنرل سیکرٹری و سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ قاضی کریم اللہ صاحب
سیکرٹری مال۔ قاضی رشید احمد صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ۔ میاں بدر الدین صاحب۔
سیکرٹری ضیافت و محاسب۔ ماسٹر غلام محمد صاحب

۲۳۰۔ خوشاب

سیکرٹری تبلیغ۔ ملک عمر خطاب صاحب
سیکرٹری مال۔ مولوی عبد الکریم صاحب
آڈیٹر۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب

۲۳۱۔ رائے کوٹ ضلع لدھیانہ

پریذیڈنٹ۔ منشی نواب خاں صاحب
سیکرٹری مال۔ احمد حسن خاں صاحب۔

۲۳۲۔ جموں کشمیر

پریذیڈنٹ خلیفہ عبد المنان صاحب۔
وائس " خواجہ محمد عبد اللہ صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ سید امداد علی شاہ صاحب
سیکرٹری مال۔ مستری عبد المجید صاحب
سیکرٹری ضیافت۔ مستری عبد الرحمن صاحب
سیکرٹری امور عامہ۔ سید ایوب شاہ صاحب
محصل۔ مستری حکیم بخش صاحب و سید یوسف علی صاحب

۲۳۳۔ راہوں

پریذیڈنٹ مولوی عبد المجید خاں صاحب
سیکرٹری مال و امور عامہ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب
محصل۔ میاں سکندر علی صاحب

۲۳۴۔ کھہروہ ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ عبد العزیز صاحب
سیکرٹری مال و تعلیم و تربیت۔ چوہدری محمد سلیم صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ چوہدری سردار خاں صاحب
امین۔ چوہدری خدا بخش صاحب۔

۲۳۵۔ جہلم

سیکرٹری تبلیغ۔ بابو عبد الستار صاحب۔

۲۳۶۔ مگھیانہ

پریذیڈنٹ۔ میاں غلام مرتضیٰ صاحب
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال۔ عبد المغنی صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ ڈاکٹر محمد بخش صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
نائب سیکرٹری مال۔ حکیم عبد الکریم صاحب۔

۲۳۷۔ جھنگ

سیکرٹری مال۔ ماسٹر اللہ دتا صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ۔ میاں مولا بخش صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ میاں محمد عظیم صاحب
جائنٹ سیکرٹری۔ میاں جیواں خاں صاحب

۲۳۸۔ موہنجوڈارو

پریذیڈنٹ۔ سلیمان خاں صاحب موہنجوڈارو ڈاکخانہ گوٹھ سید
سیکرٹری تبلیغ۔ نور الدین صاحب ہارڈنگ مل ڈوکری(؟) موہنجوڈارو
سیکرٹری مال۔ عبد المطلب خاں صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ فیض محمد صاحب۔
سیکرٹری وصایا۔ کالے خاں صاحب موٹر ڈرائیور
سیکرٹری امور عامہ۔ عبد الرحیم خانصاحب Daftri Peon
محاسب۔ بنی اسمٰعیل صاحب فونڈری۔

۲۳۹۔ حیفا فلسطین

پریذیڈنٹ۔ الاستاذ منیر الحصنی المحامی
جنرل سیکرٹری " " "
سیکرٹری مال و ضیافت۔ الحاج بدر الدین الحصنی
سیکرٹری تبلیغ۔ الاستاذ انور علی بک الارناؤط
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ الشیخ مصطفیٰ النویلاتی

۲۴۰۔ محلہ دار الیسر قادیان

پریذیڈنٹ۔ چوہدری فیض علی صاحب۔
وائس پریذیڈنٹ۔ ڈاکٹر وزیر محمد صاحب۔
سیکرٹری مال۔ ماسٹر قادر بخش صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و مربی اطفال۔ میاں عبد اللہ صاحب
سیکرٹری امور عامہ۔ میاں کرم دین صاحب
سیکرٹری وصایا۔ میاں محمد یوسف صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ میاں محمد ابراہیم صاحب۔

۲۴۱۔ یاڑی پورہ (کشمیر)

پریذیڈنٹ۔ راجہ محمد زمان صاحب۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۷۸۵۶ منکہ مبارکہ شوکت زوجہ قدرت اللہ صاحب واقف زندگی قوم ریحان راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ر نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ حق مہر ہیں سے مبلغ /۵۰۰ روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ اس کے علاوہ کانٹے طلائی ۲ ماشہ لفنیاں طلائی ۲ تولہ۔ نکلس طلائی ۲½ تولہ۔ سوئی طلائی ۹ ماشہ۔ انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد وزنی ۵ ماشہ یعنی کل زیورات طلائی کا مجموعی وزن ۶ تولہ ۲ ماشے ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے دفتر تحریک جدید سے /۱۰ روپے ماہوار الاؤنس اور چار روپے فوڈ الاؤنس ملتے ہیں۔ اس کا بھی ⅒ حصہ ماہ بماہ انشاء اللہ ادا کرتی رہوں گی۔ الامۃ:۔ مبارکہ شوکت محلہ دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد:۔ قدرت اللہ واقف زندگی خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد عبد اللہ دارالبرکات قادیان

نمبر ۷۸۴۲ منکہ طالع بی بی بیوہ چوہدری کرم الدین صاحب مرحوم لونک والی پیشہ امور خانہ داری عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور چاندی گوکھرو وزن ۲۰ تولہ۔ ہنسی چاندی وزنی بیس تولہ۔ کل چالیس تولہ قیمت للعہ روپے۔ مبلغ للعہ روپے حق مہر جو میرے خاوند مرحوم کی طرف سے ملا تھا۔ اور مبلغ للعہ نقد جو وقتاً فوقتاً میرے لڑکے خوشی محمد و بشیر احمد کی طرف سے ملتے رہے ہیں۔ ان میں سے بچے ہوئے میرے پاس موجود ہیں۔ کل مالیت قیمت زیور و نقدی للعہ روپے ہے اس کے تیسرے حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ⅓ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا طالع بی بی۔ گواہ شد خوشی محمد پسر موصیہ گواہ شد:۔ بشیر احمد پسر موصیہ۔

نمبر ۷۸۴۴ منکہ خدیجہ بیگم زوجہ لفٹننٹ چوہدری عزیز اللہ باجوہ قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ماہ احسان ۱۳۲۳ھ ش وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ (۱) حق مہر ایک ہزار روپیہ (۲) مندرجہ ذیل طلائی زیورات جن کی قیمت مبلغ /۵۰۰ روپے ہے۔ انگوٹھی چار عدد۔ لاکٹ ایک عدد۔ ٹاپس ایک جوڑی۔ کانٹے ایک جوڑی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے ⅒ حصہ کی مالک میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ خدیجہ بیگم۔ گواہ شد۔ غلام حسن نتیجی حسن منزل دارالفضل قادیان۔ گواہ شد۔ عزیز اللہ باجوہ خاوند موصیہ

نمبر ۷۸۵۱ ۔ منکہ فخر الدین راجہ ولد محمد رفیع صوفی قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جلال پور جٹاں حال سکھر سندھ ڈاکخانہ سکھر ضلع سکھر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ نبوت ۱۳۲۳ھ ش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب حیات ہیں۔ بعد میں جو میری جائیداد ہوگی اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔ اور اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ /۶۰ روپے ہے اس کے بھی ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد فخر الدین ہیڈ کلرک ڈپٹی کلکٹر صاحب شکارپور ضلع سکھر سندھ۔ گواہ شد۔ محمد رفیع صوفی۔ گواہ شد۔ قریشی عبد الرحمن سکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر سندھ

نمبر ۷۸۲۸ منکہ رسول بی بی زوجہ چوہدری محمد ملک صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادیان دارالبرکات شرقی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ماہ ۱۳۲۳ھ ش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ صرف میرا حق مہر مبلغ /۱۵۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے اور مبلغ /۲۵ روپے نقد میرے لڑکے عبد المنان کے ذمہ واجب ہے۔ اس کل جائیداد مبلغ /۱۷۵ روپے کا ⅕ حصہ یعنی ۳۵ روپے صدر انجمن احمدیہ کو باقساط مبلغ /۳ روپے ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد ہو یا زندگی میں اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ⅕ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ رسول بی بی نشان انگوٹھا زوجہ چوہدری محمد ملک دارالبرکات شرقی قادیان۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد عبد الفضل۔ گواہ شد عبد المنان پسر موصیہ

نمبر ۷۸۳۳ منکہ زینب بی بی زوجہ محمد شفیع قوم راجپوت کھریہ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مراڑہ۔ ڈاکخانہ مراڑہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ماہ ۱۳۲۳ھ ش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر /۵۰۰ روپے جو بذمہ خاوند ہے۔ زیور کانٹے ایک جوڑی وزنی ۸ ماشہ قیمتی مبلغ /۵۰ روپے۔ تلوڑے قیمتی مبلغ /۳۰ روپے کل مبلغ /۵۸۰ روپے اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ یعنی کل /۵۸/۸ روپے ہمارے ذمہ (۲) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا زینب بی بی۔ گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی موصی۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد آفیسر کیڈٹ اور ٹی ایس کاکول۔ ضلع ہزارہ

نمبر ۷۸۲۶ منکہ رحمت اللہ ولد مہر دین قوم انصاری پیشہ دستکاری عمر ۔۔۔ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن موضع مراڑہ ڈاکخانہ مراڑہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ ایک قسم مکان و جائے سفیدہ قیمتی قریباً ایک صد روپیہ ہے جس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بیس روپے ماہوار کے قریب ہے اس آمد کا ⅒ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ رحمت اللہ الیکٹریشن نمبر ۱۷ A سوئل ہوسٹل مغلپورہ لاہور ڈی کمپنی ۲۰ بارک گواہ شد علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد ولیر خان صحابی موصی۔

نمبر ۷۸۵۸ منکہ محمد احمد ولد محمد اسمٰعیل صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پانی پت ڈاکخانہ خاص ضلع کرنال صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ر نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں مدرسہ احمدیہ قادیان کی چھٹی جماعت میں پڑھتا ہوں۔ الحمدللہ میں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ میں اپنی آمدنی کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس اس وقت /۱۰۰ روپیہ نقد ہے جس کا ⅒ حصہ مبلغ /۱۰ روپے نقد پیشگی ادا کر رہا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ میرے والدین الحمدللہ حیات ہیں۔ میری کوئی آمدنی فی الحال مستقل نہیں ہے جب ہوگی تو اس کا بھی ⅒ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ جو جائیداد پیدا کروں یا حاصل کروں یا اپنے مرنے پر چھوڑوں تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد محمد احمد۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل الصفہ قادیان۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل پانی پت والد موصی۔

نمبر ۷۸۶۸ منکہ چوہدری محمد اسمٰعیل ولد چوہدری میراں بخش صاحب پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۴۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباناں حال دارالسلام ڈاکخانہ دارالسلام ضلع دارالسلام صوبہ ٹانگانیکا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ر ستمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی خاص جائیداد نہیں۔ البتہ ایک مکان نیم پختہ ننگل باغباناں میں ہے جو جدی ہے۔ اور ہم چار بھائیوں میں مشترک ہے۔ علاوہ ازیں کچھ زمین بھی ننگل میں ہے جس کا مجھے یقینی علم نہیں کہ کس قدر ہے اور مشترک ہے یا نہیں۔ لیکن میں یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کہ جو بھی میرا حصہ اس میں ہوگا۔ اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے پاس اس وقت نقد روپیہ بھی موجود ہے لیکن صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بطور امانت پڑا ہے۔ پوری رقم اس وقت میں بتا نہیں سکتا۔ مرکزی خزانہ سے دریافت کر لیا جائے۔ میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو /۳۴۰ شلنگ ہے میں اس کے بھی ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور ماہوار دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ بوقت وفات اگر کوئی جائیداد یا ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ

کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد چوہدری محمد اسمٰعیل ریلوے پی ٹی۔ دارالسلام ایسٹ افریقہ۔ گواہ شد فضل کریم لون۔ گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ

نمبر ۷۶۸۵ منکہ صفیہ بیگم زوجہ ضمیر علی صاحب قوم مغل پیشہ دکانداری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان مغلاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ماہ ۱۳۲۳ھ ش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) سوئی و کلائی طلائی وزنی ۷ ماشہ قیمتی /۶۰ روپیہ (۲) حق مہر /۵۰۰ روپیہ۔ اس کل جائیداد کے ⅛ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ⅛ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ صفیہ بیگم۔ گواہ شد:۔ عبد اللہ خان والد موصیہ گواہ شد:۔ مرزا ضمیر علی خاوند موصیہ

نمبر ۷۸۸۷ منکہ ملک عبد الحمید ولد ملک بشیر علی صاحب قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کنجاہ ضلع گجرات ڈاکخانہ کنجاہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ماہ ۱۳۲۳ھ ش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والدین بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ میں تجارت کا کام کرتا ہوں۔ جو مجھے تجارت سے آمد ہوگی اس کا ⅒ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا ہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ماہوار اوسط آمد /۳۰ روپے کے قریب ہے۔ اس کے بڑھنے اور گھٹنے کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ ملک عبد الحمید ریلوے روڈ قادیان۔ گواہ شد۔ ملک بشیر علی احمدی قادیان۔ گواہ شد سعید احمد فاروقی واقف زندگی تحریک جدید قادیان ۲۷ ماہ

نمبر ۷۷۱۳ منکہ امام الدین ولد سمندا قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ..... تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن سعد اللہ پور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ر ستمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان قیمتی مبلغ /۲۰۰ روپیہ واقع موضع شادیوال خورد ڈاکخانہ شادیوال کلاں ضلع گجرات اس کے علاوہ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد ایک راس گائے بھینس قیمتی /۱۰۰ روپے کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت مبلغ /۳۰۰ روپے ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ سالانہ آمد پر ہے جو مجھے بذریعہ محنت و مزدوری اور تجارت سے حاصل ہوتی ہے۔ جو کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ اس وقت میری سالانہ آمد قریباً /۱۲۰ روپیہ ہے۔ میں تاز یست اپنی سالانہ آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد امام الدین ساکن سعد اللہ پور ضلع گجرات گواہ شد۔ غلام محمد گواہ شد۔ محمد احمد خان نعیم۔

نمبر ۷۸۷۶ منکہ امۃ الحفیظ زوجہ میر ذکاء اللہ صاحب قوم میر عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالرحمت ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ماہ ۱۳۲۳ھ ش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر بذمہ خاوند /۵۰۰ روپیہ۔ زیورات طلائی ۳ تولہ۔ کانٹے ایک جوڑی وزنی ایک تولہ۔ کانٹے دوسری جوڑی وزنی ½ تولہ دو عدد۔ انگوٹھیاں ایک تولہ قیمتی /۲۸۸ روپے۔ نقد /۲۳۵ روپے جو کہ میرے پاس ہیں۔ اس کل جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ صاحبہ امۃ الحفیظ محلہ دارالرحمت قادیان گواہ شد میر ذکاء اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ نبی بخش سکرٹری مال جماعت ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور۔

نمبر ۷۸۷۹ منکہ مرزا بشیر احمد بیگ ولد مرزا محمد صدیق بیگ قوم مغل پیشہ آسام عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ مبلغ /۲۷ روپے وظیفہ ہے جو مجھے دفتر تحریک جدید کی طرف سے ماہوار ملتا ہے۔ میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مرزا بشیر احمد بیگ گواہ شد:۔ عبد الرحمن۔ گواہ شد:۔ سید صغیر الدین بشیر احمد واقف زندگی۔

نمبر ۷۸۸۰ منکہ حسین بی بی زوجہ ماسٹر اللہ دتا صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر قریباً ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈھڈا سیورا ڈاکخانہ شٹر وعہ ضلع جالندھر صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ماہ ۱۳۲۳ھ ش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے:۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ /۱۰۰ روپیہ ہیں۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں زیور میرے پاس کوئی نہیں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر اس کے علاوہ میری جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا حسین بی بی

گواہ شد:۔ ہدایت اللہ احمدی

گواہ شد اللہ دتا خاوند موصیہ ۲۹۔۱۱۔۴۴

اعلانات نکاح

(۱) ۳۰ دسمبر ۱۹۴۴ء بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیز عبدالماجد صاحب صدیقی ابن حکیم محمد عبدالصمد صاحب دہلوی حال قادیان کا نکاح سیدہ نعیمہ سلطان بنت جناب سید زاہد حسین صاحب لکھنؤ کے ساتھ بعوض مبلغ ایکہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ تعلق جانبین کے لئے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔ عبدالواحد صدیقی بیت العلاج قادیان

(۲) صفیہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب دہوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر محمد اقبال ولد چودھری راجا خاں سکنہ کوٹلہ قاسم تحصیل کھاریاں ضلع گجرات حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح نے پڑھایا۔ دعا کی جاوے۔ کہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ جمال الدین۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۲ جنوری ۔ مغربی محاذ پر آرڈون کے مورچہ پر فیلڈ مارشل منٹگمری کی فوج کے مقابلہ میں دشمن بڑی تیزی سے پیچھے ہٹ رہا ہے ۔ اور اتحادی فوجیں بڑی تیزی سے اس کا تعاقب کر رہی ہیں ۔ بسٹونے کے جنوب مشرق میں چار مقامات دشمن سے واپس لے لئے ہیں ساتویں امریکن فوج کے محاذ پر جرمنوں نے ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے ۔ اور وہاں سخت لڑائی ہو رہی ہے لیکن ان حملوں کو کامیابی سے روک لیا گیا ہے ۔ اسی طرح ہیرزائن لاؤن کے دونوں کناروں پر بھی دشمن کے حملوں کو روک لیا گیا ہے ۔

واشنگٹن ۱۲ جنوری ۔ لوزان کی لڑائی کے بارہ میں تازہ ترین خبر یہ ہے کہ امریکن دستے بیس میل تک اندر گھس گئے ہیں ۔ اور مانیلا سے نوے میل دور ہیں ۔ انہوں نے ایک بڑے دریا کو جوان کی پیشقدمی کے راستہ میں ایک قدرتی روکاوٹ تھی ۔ کامیابی سے پار کیا ہے ۔ جاپانی بالکل معمولی مقابلہ کر رہے ہیں ۔ کل جاپانی ہوائی جہازوں نے امریکی جہازوں پر حملہ کیا ۔ مگر بالکل ناکام رہے ۔

لنڈن ۱۲ جنوری ۔ بوڈاپسٹ میں روسیوں کو کامیابی ہو رہی ہے ۔ اب شہر کا ایک چوتھائی علاقہ دشمن کے قبضہ میں رہ گیا ہے ۔ جرمن اور ہنگری افواج کے کمانڈر انچیف نے کل ایک بیان دیا جو اس نے جرمن ہائی کمانڈ کو بھیجا ۔ اور جسے راستہ میں سن لیا گیا ۔ کہا ہے کہ ان کی حالت مایوس کن ہے

ایتھنز ۱۲ جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل سکوبی اور گوریلا دستوں کے مابین عارضی صلح کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں ۔ معاہدہ کی تفاصیل کا ابھی علم نہیں ہو سکا ۔

دہلی ۱۲ جنوری ۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکنلک ۔ آجکل بھوپال کا دورہ کر رہے ہیں کل انہوں نے ایک پہاڑی علاقے میں مصنوعی جنگ ملاحظہ کی جس میں نئے ہتھیار بھی استعمال کئے گئے ۔

کلکتہ ۱۲ جنوری ۔ میسرز ٹاٹا کمپنی نے چین کے بعض سکالروں کو ریسرچ کے لئے ہندوستان بلایا ہے ۔ چین کی نیشنل یونیورسٹی میں حساب کے ایک پروفیسر جو لنڈن یونیورسٹی کے ایم ایس سی کی ڈگری یافتہ ہیں یہاں پہنچ گئے ہیں ۔ بعض اور سکالر بھی عنقریب آ رہے ہیں ۔

دہلی ۱۲ جنوری ۔ سر سپرو ، سر جگدیش پرشاد کے ساتھ اپنی سمجھوتہ کمیٹی کے سلسلہ میں ۱۸ جنوری کو لاہور آ رہے ہیں اور غالباً دو یوم یہاں رہیں گے ۔

قاہرہ ۱۲ جنوری ۔ مصر کے عام انتخابات میں سعد پارٹی کو بھاری کامیابی حاصل ہو رہی ہے ۔ اس وقت تک سعد پارٹی کے ۹۲ ڈپٹی منتخب ہو چکے ہیں ۔ وفد پارٹی نے انتخابات میں کوئی حصہ نہیں لیا ۔

واشنگٹن ۱۲ جنوری ۔ امریکہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ مغربی بحرالکاہل میں تین جنگی جہاز طوفان میں ڈوب گئے ۔ اس کے علاوہ چار مختلف قسم کے جہاز جاپانی بیڑے کے ساتھ لڑائی میں ڈوب گئے ۔

ملبورن ۱۲ جنوری ۔ جنگی قیدیوں کے ایک کیمپ سے تین جرمن جنگی قیدی ایک سرنگ لگا کر فرار ہو گئے ۔ ان میں ایک جرمن جہاز کا کپتان ہے ۔ جس کا جہاز ۱۹۴۱ء میں غرق ہو گیا تھا

لنڈن ۱۲ جنوری ۔ جرمنوں کا بیان ہے ۔ کہ وہ انگلستان پر راکٹ بموں کے حملوں کا زور بڑھا رہے ہیں ۔ اگر ان کی تجویز کامیاب ہو گئی ۔ تو یہ دور اتنا ہی ہو جائے گا ۔ جتنا کہ جون جولائی میں تھا ۔ ان کا بیان ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹہ میں ایک سو راکٹ بم گرائے گئے ۔ جن میں سے ہر ایک میں ایک ٹن کے قریب مادہ آتشگیر تھا ۔ جرمنیا کے اپنے بیان کے مطابق ان حملوں سے ان کی بہت سی امیدیں وابستہ ہیں ۔

واشنگٹن ۱۲ جنوری ۔ بحرالکاہل کے ممالک کے باہمی تعلقات کی کانفرنس میں بعض اتحادی نمائندوں نے جاپان کے بارے میں یہ خیالات ظاہر کئے کہ جنگ کے بعد شہنشاہ جاپان کو جلاوطن یا اس کے محل میں قید کر دیا جائے ۔ جاپانی بحری بیڑا توڑ دیا جائے اور ہوائی و بری فوج غیر مسلح کر دی جائے ۔

بمبئی ۱۲ جنوری ۔ چین میں واک کے ہوائی اڈہ پر امریکن فوج نے از سر نو قبضہ کر لیا ہے ۔

لاہور ۱۲ جنوری ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یکم نومبر ۱۹۴۴ء کو یا اس کے بعد کے جاری شدہ گندم اور چاول کے پرمٹوں کی میعاد میں ۳۱ جنوری تک توسیع کر دی گئی ہے ۔

واشنگٹن ۱۲ جنوری ۔ امریکہ کے نائب وزیر حرب نے ایک بیان میں کہا کہ آئندہ چھ ماہ کے عرصہ میں امریکن فوج میں مزید نو لاکھ اشخاص بھرتی کئے جائینگے ۔ قومی خدمت کے لئے جلد سے جلد ایک قانون منظور کیا جانا ضروری ہے ۔ اور اسی قانون کے ذریعہ ہی آئندہ چھ ماہ کی جنگی ضروریات پوری ہو سکینگی ۔

پیرس ۱۲ جنوری ۔ اتحادی فوجیں جرمن مورچہ میں چار میل گھس گئی ہیں ۔ اور مزید ایک درجن شہروں اور دیہات پر قبضہ کر لیا ہے ۔ جنوب میں بھی دشمن پسپا ہو رہا ہے ۔ سلووچے مارچے سے ذرا پرے شمالی اتحادی فوج نے مریبے کے جنوب میں دریائے ہومے کو پار کر کے اسمبلے پر قبضہ کر لیا ہے ۔ جنوب میں گھمسان کی جنگ جاری ہے ۔ اور سٹلسٹ پر پھر ہمارا قبضہ ہو گیا ہے ۔

لاہور ۱۲ جنوری ۔ گزشتہ دنوں قریباً سب جگہ شدید سردی پڑی ہے ۔ لاہور میں سردی کا یہ عالم تھا کہ درجہ حرارت انجماد سے بھی ایک درجہ نیچے گر گیا ۔ کئی سالوں سے درجہ حرارت اتنا نیچے نہیں گرا تھا ۔

واشنگٹن ۱۲ جنوری ۔ امریکن وزارت خارجہ نے سفارش کی ہے کہ تیل کے متعلق برطانیہ اور امریکہ میں جو معاہدہ ہوا ہے ۔ مسٹر روزویلٹ کو چاہیئے کہ اسے واپس لے لیں ۔ کیونکہ اس سے طرح طرح کی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ اس معاہدہ کا مقصد یہ تھا کہ تیل کے بین الاقوامی معاملات میں کسی قسم کا تصادم نہ ہو

دہلی ۱۲ جنوری ۔ امریکن بمباروں نے ہندوستان کے اڈوں سے اڑ کر سنگاپور پر جو حملہ کیا اس کے لئے انہیں ۲۰۰۰ میل پرواز کرنی پڑی ۔ سنگاپور سے چار میل شمال کی طرف ملایا کے کنارے بینیا ٹاس کی فوجی بندرگاہ پر بھی بمباری کی گئی ۔ تازہ خبر میں بتایا گیا ہے کہ بحرالکاہل کے بیڑے کے جنگی جہازوں سے اڑ کر امریکن ہوائی جہازوں نے ہند چینی کے کنارے پر حملہ کیا ۔ یہ علاقہ جس پر حملہ کیا گیا کامران کی خلیج اور سائیگان کے درمیان دو سو میل تک پھیلا ہوا ہے ۔ ۱۹۴۱ء سے جاپانیوں نے ہند چینی کو اڈہ بنایا ہوا ہے

واشنگٹن ۱۲ جنوری ۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ لوزان میں ہفتہ کی صبح تک چالیس میل ساحلی علاقہ پر امریکن فوجیں قبضہ کر چکی تھیں ۔ اب جاپانی فوجی لاریاں بڑی تیزی سے لڑائی کے میدان کی طرف آ رہی ہیں ۔ اور امریکن ہوائی جہاز ان پر شدید بمباری کر رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ وہ منیلا کے آس پاس جاپانی ہوائی اڈوں پر بھی حملے کر رہے ہیں ۔

کانڈی ۱۲ جنوری ۔ کل چودھویں فوج کے دستوں نے یو اہم کے ریلوے سٹیشن پر قبضہ کر لیا ۔ جو شیوے بو سے منیوا اور وہاں سے مانڈلے جانے والی ریلوے لائن پر واقع ہے اس مقام پر جو جاپانی فوج تھی اس کے صرف ۱۵ آدمی بچ کر نکل سکے ۔ باقی سب مارے گئے ۔ شواےبو سے بھی پیشقدمی برابر جاری ہے ۔

لنڈن ۱۲ جنوری ۔ آرڈن کے محاذ پر جرمن برابر پیچھے ہٹ رہے ہیں ۔ اور اب یہ مورچہ صرف ½ رہ گیا ہے ۔ کل لاروش سے سان ہیوبٹ تک ساری لائن پر برطانی فوج کا دباؤ برابر جاری رہا

دہلی ۱۲ جنوری ۔ حضور وائسرائے نے ٹرانسپورٹ کے بارہ میں مشورہ دینے والی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی تمدنی اور اقتصادی ترقی کی بنیاد ریلوں اور سڑکوں پر ہی رکھی جا سکتی ہے ۔ اس لئے اس کانفرنس کو فوراً کام شروع کر دینا چاہیئے

ماسکو ۱۲ جنوری ۔ روسی اطلاع میں کہا گیا ہے کہ آج صبح بوڈاپسٹ پر روسی فوجوں نے فیصلہ کن حملہ شروع کر دیا ہے ۔ اور بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے ۔

ایتھنز ۱۲ جنوری ۔ عارضی صلح کے مطابق گوریلا دستوں کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے ۔ کہ وہ ایتھنز سے سو میل شمال اور شمال مغرب کے علاقہ سے نکل جائیں ۔ فریقین ایک دوسرے کے قیدی رہا کر دیں ۔ اب یونانی حکومت اور گوریلا نمائندوں میں باقاعدہ گفت و شنید ہوگی لڑائی بند کر دی گئی ہیں

ملبورن ۱۲ جنوری ۔ بحرالکاہل کی لڑائی میں برطانیہ کے میجر جنرل لمز ڈاؤن ہلاک ہو گئے ہیں ۔ جو مسٹر چرچل کے ذاتی نمائندہ تھے ۔ اس حادثہ پر جنرل میکارتھر نے مسٹر چرچل کو تعزیت کا پیغام ارسال کیا ہے ۔

لنڈن ۱۲ جنوری ۔ مغربی محاذ پر امریکن فوجیں لاروش کے شہر میں داخل ہو چکی ہیں بسٹونے کے شمال میں امریکنوں نے ایک طیارہ ڈویژن اتار دی ہے ۔ اور سینٹ ہیوبرٹ روڈ کاٹ دی ہے ۔

قاہرہ ۱۲ جنوری ۔ مصر میں مقیم برطانی سفیر لارڈ موئین کے قتل کے دو ملزموں نے اپنے بیانوں میں جو انہوں نے بزبان عبرانی دیئے ۔ کہا کہ وہ اسی قتل کی نیت سے فلسطین سے قاہرہ آئے تھے ۔ اور انہوں نے یہ قتل یہودی تحریک کی ایک خفیہ انجمن کے احکام کے ماتحت کیا تھا ۔